سوال

(129)امام سفیان ثوری اور طبقۂ ثالثہ کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس اور معنعن روایت کے بارے میں، آپ کے نزدیک راجح قول کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سفیان ثوری کے بارے میں راجح یہی ہے کہ وہ ثقہ امام اور امیر المومنین فی الحدیث ہونے کے ساتھ مدلس بھی ہیں اور آپ ضعفاء وغیرہم سے تدلیس کرتے تھے لہٰذا آپ کی غیر صحیحین میں معنعن روایت، عدمِ متابعت وعدمِ تصریحِ سماع کی صورت میں ضعیف و مردود ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا انھیں طبقۂ ثانیہ میں شمار کرنا صحیح نہیں بلکہ وہ طبقۂ ثالثہ کے فرد ہیں، جیسا کہ حاکم نیشاپوری نے انھیں طبقۂ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶، جامع التحصیل ص ۹۹ و نور العینین طبع جدید ص ۱۳۸)

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا:

''واما المدلسون الذین ہم ثقات وعدول فانا لا نحتج باخبارہم الا ما بینوا السماع فیما رووا مثل الثوری و الاعمش وابی اسحاق واضرابہم.........''

اور ایسے مدلس راوی جو ثقہ وعادل تھے تو ہم ان کی احادیث سے حجت نہیں پکڑتے سوائے اس کے کہ وہ تصریحِ سماع کریں جو انھوں نے روایت کیا ہے، مثلاً ثوری، اعمش، ابو اسحاق اور ان جیسے دوسرے......... (الاحسان ج ۱ ص ۹۰، دوسرا نسخہ ص ۱۶۱، واللفظ لہ)

یہی تحقیق راجح اور صحیح ہے اور راقم الحروف نے اسے ہی نور العینین اور التاسیس فی مسئلۃ التدلیس (مطبوعہ ماہنامہ الحدیث: ۳۳) میں اختیار کیا ہے۔

یاد رہے کہ عبدالرشید انصاری صاحب کے نام میرے ایک خط (۱۹/۸/۱۴۰۸ھ) میں سفیان ثوری کے بارے میں یہ لکھا گیا تھا کہ

''طبقۂ ثانیہ کا مدلس ہے جس کی تدلیس مضر نہیں ہے۔'' (جرابوں پر مسح ص ۴۰)

میری یہ بات غلط ہے، میں اس سے رجوع کرتا ہوں لہٰذا اسے منسوخ و کالعدم سمجھا جائے، عینی حنفی لکھتے ہیں کہ ''وسفیان من المدلسین والمدلس لا یحتج بعنعنتہ الا ان یثبت سماعہ من طریق آخر'' اور سفیان (ثوری) مدلسین میں سے ہیں اور مدلس کی عن والی روایت سے حجت نہیں پکڑی جاتی الا یہ کہ دوسری سند سے سماع کی تصریح ثابت ہو جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص317

محدث فتویٰ